موسیقی کے مضر اثرات

ابو عمیر خلیل الرحمٰن شہید

بعض ناقص العقل کہتے ہیں کہ راگ یعنی موسیقی (گانا بجانا) سے الجھی ہوئی طبیعت کو سکون ملتا ہے اور دل کے غم دور ہوجاتے ہیں۔ آج کا مسلمان بھی یہ سمجھتا ہے کہ موسیقی روح کی غذا ہے، حیات قلب اور راحت عاشقین ہے۔ اگر ہم اس دھوکے میں پڑے رہے تو یقین جانیے ہم بہت بڑی گمراہی میں ہیں۔

کاش ! آنکھوں والے آنکھیں کھولیں اور سننے والے سنیں۔ صاحب دل دلوں کے غلاف اتار کر اور بصیرت سے کھل کھلا کر کام لیں کہ جسے ہم روح کی غذا، حیات قلب اور راحت عاشقین کہتے ہیں اس کی شرعی حیثیت کیا ہے اور اس کی تاریخ کیا ہے۔ اس کی سند کس کی سند ہے اور اسے کس نے ایجاد کیا۔ لہٰذا اس کے بارے میں ایک مختصر سا جائزہ ملاحظہ فرمائیں۔

موسیقی کی تعریف:

اہل فن نے اس کی تعریف یوں کی ہے کہ کسی راگ کو مخصوص قوائد کے تحت گانے کو موسیقی کہا جاتا ہے۔

موسیقی کی تاریخ:

موسیقی پر بحث کرتے ہوئے امام رازی نے لکھا ہے کہ سب سے پہلے نفس ترکیب سے حکم فیثا غورث نے مدون کیا۔ (ذیل التذکرہ انطاقی ص ۲۴)

حسن صوت کا فن ابتداء میں ہر قسم کی آلودگی سے پاک ہوتا تھا۔ کوئی انسان قلبی ٹھیس کے موقع پر یا کسی خوشگوار واقعہ پر فرحت محسوس کرتے ہوئے اپنے جذبات واحساسات کو حسن صوت میں استعمال کرکے اطمینان حاصل کرلیتا ہوگا۔ اور جب تک حسن صوت کا استعمال جذبات واحساسات تک محدود دیا کسی نبی کی شریعت میں اسے حرام قرار نہیں دیا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی زبور خوانی یا ہجرت کے وقت مدینۃ الرسول ﷺ کی بچیوں کا طلع البدر علینا حسن صوت سے ادا کرنے تک موسیقی فطری انداز کو مسخ کر کے اسے ''ہوائے نفس'' کیلئے استعمال کیا جانے لگا تو اس شراب دوآتشہ کے خفیہ ضرر کے تحت شریعت نے اسے حرام قرار دے دیا۔ مثال کے طور پر انگور ایک لذیذ اور مزے دار فرحت بخش ثمر ہے۔ اسے آپ تازہ اور تر صورت یا خشک کرکے استعمال کیجئے یہ بہت مفید ہے۔ لیکن اگر اسی پھل کو ایسی شکل میں تبدیلی کریں کہ یہ نشہ آور مشروب بن جائے تو ایسی شکل میں تبدیل کرنا شریعت نے حرام قرار دیا ہے۔ اسی طرح حسن صوت کوئی بری چیز نہ تھی لیکن جب اسے صوت فاسدہ جیسے موسیقی اور آلات طرب میں تبدیل کردیا گیا تو یہ شرعاً بھی اور عقلاً بھی صرف مضر ہی نہیں بلکہ حرام ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی بعثت سے پہلے بھی رجز خوانی اور حدی خوانی تھی لیکن آپ کی تشریف آوری کے بعد ان کی جگہ قرآن خوانی نے لے لی۔ میدان جنگ میں آیت جہاد کی تلاوت ہورہی ہے۔ اور سفر میں حدی خوانی کی بجائے قاری قرآن پڑھ رہا ہے۔

راگ کے بُرے اثرات:

اللہ تعالیٰ محقق ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے کہ جنہوں نے موسیقی کے بد اثرات کی نشان دہی فرمائی۔ لہٰذا وہ فرماتے ہیں کہ راگ سننے والے کا دل عظمت خداوندی میں تدبر کرنے سے بالکل غافل ہوجاتا ہے۔ راگ سننے سے لذت شہوانیہ بھڑک اٹھتی ہے جس میں سب سے بڑی شہوت عورت سے اتصال ہے۔ جتنی مرتبہ راگ ہے اتنی مرتبہ اس کے دل میں ایک نئی امنگ ابھرتی ہے۔ کہ کاش کوئی عورت ملے۔ ایسے تقاضے حلال کی صورت میں تو مفقود ہیں کہ ہر بار ایک نئی عورت ملتی رہے۔ پھر یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے نفس پر زنا کے دروازے کھول دیتا ہے۔ اور لذت شہوانیہ کے تحت اپنی دنیا اور عاقبت دونوں برباد کرلیتا ہے۔ راگ عقل پر بھی حملہ کرتا ہے۔ آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ جب کوئی راگ سنتا ہے تو اس کی طبیعت پر عجب سی کیفیت طاری ہوجاتی ہے، اور باوجود عقل وہوش کے اس سے ایسی حرکتیں سرزد ہوتی ہیں جیسے سر ہلانا، ہاتھ سے تالی بجانا، پاؤں کو حرکت دینا یا سامنے پڑی ہوئی

جس نے سب سے پہلے بجنے والے آلات ایجاد کئے اس کا نام ثوبال تھا۔ یہ بے دین قابیل کی نسل سے تھا۔ اور جس نے بانسی طبل اور عود ایجاد کئے اس کا نام مہلائیل بن قیسنان تھا۔ یہ بھی ثوبال کا ہم عصر تھا۔ گویا مردود قابیل کی نسل نے اس فن کو اپنایا

چیزوں پر دھن سے ہاتھ مارنا۔ سینے پر ہاتھ رکھنا، ٹھنڈی سانس لینا، اعضائے رئیسہ میں ارتعاش پیدا کرنا، کسی کے تصور میں ڈوب جانا، اور یادداشت کھو جانا شامل ہے۔ معلوم ہوا کہ جس طرح شراب عقل کو مغلوب کر لیتی ہے، اسی طرح راگ بھی عقل پر پورا اثر رکھتا ہے۔ اس پر یہ قول شاہد ہے کہ راگ زنا کا منتر ہے۔ (ملخص تلبیس ابلیس)

گانے والے کا نام طولیس تھا۔ یہ طولیس ایسا منحوس تھا کہ یہ اس دن پیدا ہوا جس دن حضوا کرم کا انتقال ہوا۔ اور اس کا دودھ اس دن چھٹتا ہے جس دن خلیفہ اول کا انتقال ہوا اور بالغ اس دن ہوتا ہے جس دن خلیفہ سوم حضرت عثمانؓ شہید ہوئے۔ اس کا ہاں لڑکا اس دن پیدا ہوا جس دن حضرت علیؓ شہید ہوتے ہیں۔ (مدارج النبوۃ صفحہ ۴۹۸)

کہ عربی راگ میں سب سے بڑھکر گانے والے کا نام طولیس تھا۔ یہ طولیس ایسا منحوس تھا کہ یہ اس دن پیدا ہوا جس دن حضوا کرم کا انتقال ہوا۔ اور اس کا دودھ اس دن چھٹتا ہے جس دن خلیفہ اول کا انتقال ہوا اور بالغ اس دن ہوتا ہے جس دن خلیفہ سوم حضرت عثمانؓ شہید ہوئے۔ اس کا ہاں لڑکا اس دن پیدا ہوا جس دن حضرت علیؓ شہید ہوتے ہیں

امام ابن قیم جوزیؒ کا فرمان:

عورت اور مرد کے جذبات جنسیہ پر راگ ایسا اثر کرتا ہے کہ جیسے آگ پر تیل ڈال دیا جاتا ہے۔ (اغاثۃ اللھفان صفحہ ۱۳۲)

ابن ولید کی اپنی قوم کو نصیحت:

اے بنی امیہ غنا سے دور رہو کیونکہ غنا شہوت کو بڑھاتا ہے اور آدمیت کی بنیاد ڈھاتا ہے۔ شراب کا قائم مقام ہے، اور نشہ کا عمل کرتا ہے۔ اور اچھا اگر تم ضرور ہی ایسا کرو تو عورتوں کو اس سے دور رکھو، کیونکہ غنا حرام کاری کی طرف بلاتا ہے (تلبیس ابلیس اردو صفحہ ۳۰۴)

ابو جعفر طبریؒ کا فرمان:

جس نے سب سے پہلے بجنے والے آلات ایجاد کئے اس کا نام توبال تھا۔ یہ بے دین قابیل کی نسل سے تھا۔ اور جس نے بانسی طبل اور عود ایجاد کئے اس کا نام مہلائیل بن قینسان تھا۔ یہ بھی توبال کا ہم عصر تھا۔ گویا مردود قابیل کی نسل نے اس فن کو اپنایا۔ (تلبیس ابلیس صفحہ ۲۹۱)

شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ لکھتے ہیں:

کہ عربی راگ میں سب سے بڑھکر

گانے بجانے والوں پر شیطانی تصرفات کا ذکر احادیث کی روشنی میں:

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ میرے پاس ایک گانے والی عورت آئی۔ اس نے ایک گانا سنایا۔ آنحضرتﷺ نے فرمایا جب یہ عورت گا رہی تھی تو شیطان اس کے دونوں نتھنوں میں پھونک مار رہا تھا۔ (رواہ احمد کف الدعاع صفحہ ۱۵)

آنحضرتﷺ فرماتے ہیں کہ جب کوئی راگ کے ساتھ گانا گاتا ہے تو اس پر دو شیطان مسلط ہو جاتے ہیں۔ جو اپنے پاؤں کے ساتھ اس کے سینے پر ناچتے ہیں۔ (طبرانی، طریقہ محمدی صفحہ ۱۳۹)

حضور اکرمﷺ نے ایک اور موقع پر دو احمق اور بیہودہ آوازوں سے منع فرمایا۔ ایک وہ آواز جو گانے بجانے والی اور ایک وہ آواز جو بین کرتے وقت سینہ اور منہ پیٹتے وقت پیدا ہوتی ہے۔ (ترمذی، اغاثۃ اللھفان ۱۳۷)

ایک اور فرمان نبویؐ ہے کہ گانا گانے والے پر اور جس کیلئے گایا جائے دونوں پر لعنت (بیہقی، فتاویٰ عزیزیہ جلد اول صفحہ ۶۶)

حضرت قتادہؓ کا فرمان:

جب شیطان ملعون ہو کر آسمان سے نیچے اتر آیا تو کہنے لگا کہ اے خدا تو نے مجھے ملعون تو بنا دیا اب بتا دنیا میں میرا علم کون سا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرا علم جادو ہوگا۔ پھر کہنے لگا میری پسندیدہ آواز کون کون سی ہوگی؟ ارشاد ہوا، گانا بجانا، پھر پوچھنے لگا کہ میرا پسندیدہ مشروب کون سا ہوگا؟ ارشاد ہوا ہر نشہ آور چیز تیرا مشروب ہے۔ (مدخل الشرح صفحہ ۱۹۴)

قربان جاؤں اس نبی کریم کی ذات اقدس پر جس نے زندگی کے ہر گوشہ میں حقیقتوں کو ایسی باریکیوں سے بیان کیا کہ ان حقیقتوں کا ایک معمولی گوشہ بھی دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا فلسفی، محقق، مدبر اور حکیم بیان نہ کر سکے۔

آخر میں ایک غیر مسلم فلاسفر مسٹر گھوش جس کے مذہب میں راگ عبادت کا جز ہے کی بات لکھتے ہیں۔ کہ فن شاعری و موسیقی کو روحانیت سے منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ یعنی ان فنون سے قلبی طمانیت کا کوئی تعلق نہیں۔ ان کا تعلق روحانیت وطمانیت سے اسقدر ہے جس قدر کہ فلسفہ یا سائنس کا۔

(فنون لطیفہ اور روحانیت صفحہ ۴۱)

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس ایمان سوز بدعت سے محفوظ فرمائے۔ بقول شاعر

ہاتھ آیا نہ ان کو کچھ رسوائی کے سوا
جن کا محور موسیقی و مے خانہ رہا

بقیہ: جہاد اور نماز

سوال کرنے والوں کا اور محتاجوں کا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ نماز مسلمان کو زندگی میں ہر قسم کے جہاد کیلئے تیار کرتی ہے اور وہ دنیا و آخرت کی کامیابیوں سے بہرہ ور ہوتا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نماز کو سمجھ کر پڑھنے کا پابند بنا دے اور حقیقی مجاہد بننے کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمین.